العصر

پشاور
پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمن

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ پشاور

Scanned with CamScanner

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام وسکون کے لئے ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر انسان کی واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کبھی یہ سوچا کہ دنیا کی عارضی زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر بنانے کی ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرایہ کے مکان میں زندگی کی صبح وشام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ داری کا نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

کہ ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ کرہ ارض پر مسجد بنا کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔اس سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے «مدرسہ سیدہ فاطمہؓ» کے عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ ستر مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔زرزمین کا یہ ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے میں کوشش کیجئے اور مسلمان بچیوں کی تعلیم وتربیت میں دل کھول کر حصہ لیں۔

شعبہ نشرواشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی

مجلس ادارت — مجلس مشاورت

نائب مدیر — قانونی مشیر

جنوری ۲۰۰۱ء — شوال ۱۴۲۱ھ — جلد ۷ شمارہ ۱

فہرست مضامین

اداریہ	مفتی غلام الرحمن	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمن	۷
درس ترمذی شریف	شیخ الحدیث مولانا حسن جان	۱۰
افتتاحی تقریب درس بخاری شریف	مفتی فرید صاحب	۲۱
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمن	۲۳
دعائے مغفرت	ادارہ	۲۸
اخبار الجامعہ	مولانا حمید اللہ	۳۰
تبصرہ کتب	احسان الرحمن	۳۲
وفاق المدارس کے نتائج	مولانا حسین احمد	۳۷

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر ودفتر: مفتی غلام الرحمن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

اداریہ

جامعہ عثمانیہ کے تعلیمی اہداف کے تدریجی مراحل

بحمد للہ ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کے تعلیمی سفر کے نویں سال دورہ حدیث کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ بیرونی توسیعی منصوبہ واقع چراٹ روڈ پبی میں درجہ حفظ کے علاوہ اعدادئیہ متوسطہ اور درجہ اولی کی کلاس کی ابتداء اور پشاور شہر میں ﴿مدرسہ سیدہ فاطمہ الزہرا﴾ للبنات کا افتتاح ایسی خوشخبریاں ہیں جس سے جامعہ کا حلقہ خیر خواہان اور قارئین العصر یقیناً خوش ہوں گے رب کائنات کی لامحدود مہربانیوں کا ہم جتنا شکریہ ادا کریں یقیناً کم ہے ہماری کم ظرفی اور جامعہ کی تنگ دامنی میں وہ استعداد کہاں ہے؟ کہ اتنی مختصر مدت میں جملہ تعلیمی مراحل طے کرے یہ محض اللہ تعالی کا کرم اور جامعہ کے مخلص اساتذہ کرام کی شبانہ روز محنتوں کا نتیجہ ہے اللھم زد فزد۔ دراسات علیا یعنی فوقانی درجات میں ﴿تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کئی سالوں سے جاری ہے تاحال آٹھ معیاری مقالات وصول ہو چکے ہیں اگرچہ ﴿تخصص﴾ کے اجراء کا مرحلہ دورہ حدیث کے اجراء کے بعد مناسب تھا لیکن شیخ کار کے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ سے پشاور آنے کے بعد رفقاء کے اصرار پر یہ شعبہ اس وقت سے شروع کرنا پڑا علاوہ ازیں بقیہ درجات میں ترقی تدریجی مراحل سے جاری تھی درجہ اولی سے شروع کر کے گذشتہ آٹھویں تعلیمی سال کے ہمیں دورہ حدیث کا اجراء کرنا تھا لیکن جامعہ کے محدود وسائل نے اجازت نہیں دی امسال کے لئے ﴿مجلس تعلیمی﴾ کی تجویز اور مجلس شوری کے باقاعدہ منظوری، سیدی وشیخی ومرشدی حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب زید مجدھم وسیدی وشیخی حضرت مولانا محمد حسن جان المدنی زید مجدھم سے

مشورہ کے بعد دورہ حدیث کا اجراء عمل میں لایا گیا بحمد للہ ابھی جامعہ کا تعلیمی نظام شعبہ حفظ کے علاوہ بارہ سال کے دورانیہ پر مشتمل ہے جس کی ترتیب یوں ہے۔

(۱) شعبہ حفظ (بچہ کے ذاتی استعداد، سرپرست کی دلچسپی اور ماحول کے اعتبار سے اس کا دورانیہ مختلف ہے)

(۲) درجہ متوسطہ (مساوی مڈل) تعلیمی دورانیہ دو سال (اس درجہ میں ایسے بچے لئے جاتے ہیں جن کی تعلیمی کیفیت کم از کم اوپر مڈل ہو)

(۳) درجہ ثانویہ عامہ (مساوی میٹرک) تعلیمی دورانیہ دو سال

(۴) درجہ ثانویہ خاصہ (مساوی ایف اے) تعلیمی دورانیہ دو سال

(۵) درجہ عالیہ (مساوی بی اے) تعلیمی دورانیہ دو سال

(۶) درجہ عالمیہ (مساوی ایم اے) تعلیمی دورانیہ دو سال

(۷) درجہ تخصص (مساوی پی ایچ ڈی) تعلیمی دورانیہ دو سال

فی الحال ﴿تخصص﴾ کا شعبہ صرف ﴿الفقہ الاسلامی والافتاء﴾ تک محدود ہے انشاء اللہ مستقبل میں ﴿حدیث﴾، ﴿ادب﴾، ﴿فلسفہ﴾ عقائد اور قانون کے شعبہ تک بڑھانے کا ارادہ ہے جبکہ عصری زبانوں (عربی، انگلش، فرنچ اور روسی زبان) میں مہارت پیدا کرنے کے لئے طلباء کو مواقع فراہم کرنا بھی اہداف میں شامل ہے۔

شعبہ بنات یعنی مسلمان لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم کے ماحول کی فراہمی جامعہ کے بنیادی اہداف کا حصہ تھا بحمد اللہ گذشتہ سال جامعہ کے قریب بارہ مرلہ کے خالی پلاٹ اور پانچ مرلہ مکان تقریباً دس لاکھ روپے پر خریدنے کی وجہ سے امسال تیار مکان میں ابتدائی

Scanned with CamScanner

درجات شروع کرائے گئے۔ نیز یتیم بچوں کے لئے پانچ سال اور لڑکیوں کے لئے چھ سال نصاب تعلیم تجویز کیا گیا ہے۔ خدا کرے کہ اس شعبہ میں کام ہو اور ان شاء اللہ درجات کا یہ شعبہ عالیہ اور تخصص تک بڑھانے کا ارادہ ہے تاکہ مسلمان بچیاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے آگاہی کے بعد اپنے خاندان کی بہتر تربیت کرسکیں۔ چونکہ بچیوں کی تعلیم ایک حساس معاملہ ہے۔ شرعی احکام کی رعایت کرتے ہوئے دینی مدارس اپنے محدود ظروف کے دائرہ میں رہ کر عموماً اہتمام سے قاصر رہے ہیں اس لئے یورپ کو الحاد بے دینی اور اباحیت کے فروغ [illegible] کو اس صنف کے ذریعہ تشہیر کا بڑا موقع ملا۔ آج فحاشی اور بے دینی کے جملہ مسائل میں عورت ہی کو آلہ کار بنایا گیا ہے۔ آزادی اور اپنے حقوق کے پرفریب نعروں سے معصوم عورت ہی کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ جہاں کہیں کسی تحریک کی ابتداء کرتے ہیں تو [illegible] عورت صف اول میں لاکر کھڑی کی جاتی ہے یوں اس کی عزت و ناموس داؤ پر لگتے ہیں اس کے مقابلہ کے لئے عورتوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے الحمد للہ آج امت میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہوئی ہے جابجا بچیوں کے لئے دینی ادارے بن رہے ہیں خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ محنت قبول ہو لیکن ناواقف ہونے کی وجہ سے ہم اس میدان میں اہل دین کی توجہات اور نیک سیرت [illegible] کے خصوصی [illegible] کے محتاج ہیں۔

جامعہ کے اساتذہ کرام اس کے ساتھ ساتھ غیر مسلم اداروں کی مذہبی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں کہ یتیم خانوں کے قیام سے مسلمان قوم کے کتنے بچے دنیوی تعلیم کے بہانے سے عیسائی بنائے گئے نیز خواتین اور فلاحی کام کے بہانے سے مسلمان

[illegible] (U.C.A.) [illegible]

صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے لیکن جس رب کی خوشنودی اور رضاء کے لئے جامعہ کے اساتذہ کرام اراکین شوری اور خدام یہ محنت کر رہے ہیں اس رب کے لامحدود خزینے اور وسیع قدرت اس مشکل سے مشکل کام کو آسان سے آسان تر بنا دیتی ہے یقیناً اس کے خزینوں میں خرچ سے نہ کمی آتی ہے اور نہ کہیں اس کو تنگی کا احساس ہوتا ہے وہی دینے والا ہے خوش قسمت ہے وہ مسلمان جس کی حلال آمدنی ایسے تعمیری منصوبوں میں قبول ہو۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

۲۹/۹/۱۴۲۱ھ۔

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمن

واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفرلكم خطيكم وسنزيد المحسنين o فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذی قيل لهم فانزلنا علی الذين ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون o

ترجمہ ۔اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ پس کھاؤ اس سے دل بھر کر جہاں سے چاہو۔ اور دروازہ سے داخل ہوتے وقت عاجزی اختیار کرو زبان سے ﴿حطۃ﴾، ﴿حطۃ﴾ کہتے جاؤ۔ ہم تمہاری خطاؤں سے درگذر کریں گے۔ اور نیکی کرنے والوں کو مزید فضل وکرم سے نوازیں گے۔ پس بدل ڈالا ظالموں نے وہ بات جو ان سے کہی گئی تھی۔ پس ہم نے زیادتی کرنے والوں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے آسمان سے عذاب بھیجا۔

محاسن ۔حضرت شیخ مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق یہ یہود پر آٹھ انعامات کے ضمن میں دو عذابوں میں سے پہلے عذاب کا تذکرہ ہے جہاں کہیں اللہ تعالی کی گرفت پر مزاج میں تبدیلی کے اثرات محسوس ہوں ایسی حالت میں عذاب زحمت کی بجائے رحمت ثابت ہوتی ہے اس لئے دونوں عذابوں کا تذکرہ انعامات کے ساتھ ہوا۔

یہود کو یہ عذاب کہاں دیا گیا؟ قرآن نے بظاہر اس مسئلہ کو مبہم چھوڑ کر تعین نہیں کیا تاہم مفسرین سے اس کے بارے میں کئی اقوال مروی ہیں کئی مفسرین اس کو حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی میں ﴿وادی تیہہ﴾ کے واقعات میں شمار کرتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل کو ﴿من وسلوی﴾ یعنی تیار کھانا بغیر کسی محنت سے ملتا رہا ان لوگوں نے اس کی قدر نہیں کی اور اس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کمائے ہوئے زرعی اجناس کا مطالبہ

کرنے لگے ان کی درخواست کی منظوری پر جب بیت المقدس کے قریب کسی گاؤں میں مطلوبہ مقاصد کی برآوری کے لئے جانے کا حکم ہوا تو ان کو کئے ہوئے گناہوں اور تیار پکی پکائی روٹی کو چھوڑ کر اللہ تعالی کی ضیافت سے پہلو تہی کرنے پر جو جرم ان سے صادر ہوا اس پر بطور ندامت جو توبہ سکھائی گئی اس سے خلاف ورزی کرنے پر عذاب دیا گیا- اس کے مقابلہ میں جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا تعلق حضرت موسی کی وفات کے بعد حضرت یوشع کے دور سے ہے- بنی اسرائیل پر اپنے ملک جانے پر کئی سال تک پابندی لگوائی گئی تھی چنانچہ حضرت موسی علیہ الصلواۃ والسلام وادی تیہہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے البتہ آپ کے بعد حضرت یوشع کے دور میں ان کے آبائی وطن پر قوم عاد کے بقیہ ﴿عمالقہ﴾ قابض تھے- جو اس وقت پہلوان اور جنگجو قوم شمار کی جاتی تھی- ان سے جہاد کرنے پر اللہ تعالی نے بیت المقدس ان کے قبضہ میں دیدیا- چونکہ صدیوں سے اپنے ملک سے بدر جانے کے بعد دوبارہ آنا اللہ تعالی کی خاص مہربانی تھی پھر عمالقہ جیسی قوم کے مقابلہ میں فتح و نصرت سے ان کو نوازنا اور مہربانی تھی اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا کہ بیت المقدس میں داخلہ کے وقت اپنی عاجزی کا قولاً و عملاً اظہار کر کے داخل ہوں گے- تاکہ تمہارے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ثابت ہو اور نیکی والوں سے مزید احسان ہو- چنانچہ زبان پر ﴿حطۃ﴾، ﴿حطۃ﴾ (اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دیں) اور عملی میدان میں جھک کر داخل ہوں- لیکن ان لوگوں نے آداب کا خیال نہیں رکھا اور ﴿حطہ﴾ کی جگہ ﴿حنطۃ﴾ کی صدائیں بلند کرنے لگے جبکہ جھکنے کی بجائے اکڑ کر داخل ہوئے اللہ تعالی نے ان پر سخت قسم کا عذاب نازل کر کے ان کی زیادتیوں کی وجہ سے ہزاروں کو صفحہ ہستی سے مٹایا-

ان آیات سے ایک مسئلہ کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی کی نازل کردہ آیات میں

کسی قسم کی تبدیل نا قابل برداشت ہے- جہاں اس سے معنی تبدیل ہو وہ تو یقیناً جائز نہیں لیکن معنی کی تبدیلی کے بغیر قرآن کی آیات میں تبدیلی جائز نہیں اور نہ معنی کو قرآن کیا جا سکتا ہے البتہ حدیث میں روایت بالمعنی یعنی کسی حدیث کے مضمون کو اپنے الفاظ کا جامہ پہنا کر بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس کو اس کو حدیث کہا جائے گا یا نہیں؟ یہ مسئلہ علماء کے ہاں اختلافی ہے- محدثین کرام اس کی اجازت نہیں دیتے بلکہ ان کے نزدیک روایت کو جوں کے توں پیش کیا جائے گا کسی ادنی تبدیلی سے بسا اوقات نا قابل برداشت نقصان اٹھانا پڑتا ہے- لیکن فقہاء کرام روایت بالمعنی کے جواز کے قائل ہیں لیکن اس میں تین شرائط کی رعایت رکھتے ہیں-

(الف) ترجمہ اصل کے معنی کی ادائیگی اور افادیت سے قاصر نہ ہو

(ب) اس میں کوئی زیادتی یا کمی نہ ہو

(ج) ترجمہ وضاحت اور اخفاء میں اصل کے مساوی ہو-

یہی وجہ ہے ہدایہ اور دوسری کتابوں میں بسا اوقات روایت کے بارے میں تخریج والے لا علمی کا اظہار کر کے اصل حقیقت کی موجودگی کا اقرار کرتے ہیں- بہر حال حدیث میں روایت بالمعنی کی گنجائش کے باوجود آیات میں کسی ایک حرف کی تبدیلی جائز نہیں- یہی وجہ ہے کہ اسلام میں قرآن کے الفاظ پر زیادہ توجہ دی گئی ہے صرف معنی پر اکتفا نہیں کیا گیا چنانچہ آج ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود قرآن حرف بحرف محفوظ ہے- آج دشمنان اسلام کسی ادنی تبدیلی کی نشاندہی کرنے سے قاصر ہیں-

درس ترمذی شریف

الحمد للہ جامعہ عثمانیہ کے تعلیمی مدارج کا طویل سفر تعلیمی سال نمبر ۹ کے آغاز اور دورہ حدیث کے افتتاح پر عنفوان شباب کو پہنچا-دورہ حدیث کا اجراء جامعہ عثمانیہ کے حق میں خوش آئند اور بابرکت اقدام ہے اس مبارک افتتاح کے سلسلے میں مناسب یھی سمجھا کہ احادیث مبارکہ کے پڑھنے سے جن مشارب سے ہمیں تشنہ آوری حاصل ہوئی ہے اس موقع پر ان اساتذہ کرام کی دامن گیری باعث سعادت سمجھی جائے - اور ان کے فرمودات کو مشعل راہ بنا کر دورہ حدیث کا آغاز کیا جائے-اس لئے جن اساتذہ کرام سے احادیث پڑھی تھی اختتام کیلئے ان کو زحمت دیدی چنانچہ بروز بدھ شوال ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء بخاری شریف کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا-بخاری شریف کا افتتاح استاذ العلماء فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ سے کرایا گیا-انتہائی علالت کے باوجود کرم نوازی کے ساتھ ہماری دعوت کو بخوشی قبول فرما کر اپنے فرمودات مبارکہ سے اختتاحی مجلس کو منور فرمایا-اس کے بعد اگلے دن بروز جمعرات شوال ۱۱ جنوری ترمذی شریف کا افتتاح ہوا-ترمذی شریف کا افتتاح استاذ العلماء محدث کبیر حضرت مولانا حسن جان صاحب مدظلہ سے کرایا گیا-ہماری ادنی سی دعوت کی خاطر اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر اپنی شیرین کلامی سے محدثین کے احوال کی روشنی میں احادیث کی عظمت کے بیان سے اہل محفل کو فرحت بخشی ان دونوں حضرات کی تقاریر کو درجہ خامسہ کے طالب علم محمد طیب نے مختصراً تحریری شکل دی ہے جو کہ ادارے کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں-

(غلام الرحمٰن)

حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ حسن جان صاحب مدنی دامت برکاتہم

خطبہ مسنونہ وسند متصلہ کے بیان کے بعد حضرت شیخ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہمیں حضورؐ کی ذات کی شکل میں ایک عظیم نعمت عطا کی ہے، جو دنیا کے کسی قوم کو نہیں دی گئی، ہمارے آقا تمام پیغمبروں کے سردار ہیں-وہ خاتم النبیین اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے اگرچہ حضورؐ دنیا سے رحلت کر چکے ہیں لیکن انؐ کی شبانہ روز کی زندگی، چال چلن، کردار گفتار، نشست وبرخاست حتی کہ ان کی مسکراہٹ کا مبارک نقشہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر ان سے لینے والوں نے آج تک جوں کے توں آج تک محفوظ تھا-مذکورہ صفات کے علاوہ عقائد و ہدایات اور دیگر معمولات زندگی تاریخ و واقعات، احادیث یا متعلقات احادیث کی شکل میں اگر محفوظ نہ ہوتے تو اس عظیم شخصیت کی بعثت عزیز کا کیا فائدہ ہوتا؟ دوسرے انبیاء کرام کی زندگی کا نقشہ کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو کر رہ جاتا-نہ تو حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کا نقشہ عیسائیوں کے پاس ابھی تک موجود ہے اور نہ کسی اور پیغمبر کا-اور ہمارے نبیؐ کی زندگی کا نقشہ اب بھی یوں واضح ہے کہ چاند اور سورج میں شک آسکتا ہے-کہ اس میں سے چاند کون سی اور سورج کونسا ہے؟ لیکن حضورؐ کے عقائد واعمال اور اخلاق و عبادات کے متعلق ارشادات تو درکنار ان کی عام زندگی اور جسم اطہر کا مکمل نقشہ حتی کہ آنکھیں مبارک، آبرو، ناک، منہ، جبڑے، داڑھی، قامت، پاؤں، ناخن، ہنسنا، رونا، سرمہ ڈالنے کا طریقہ، کردار و گفتار، وضع قطع یہ سب کچھ اللہ نے امت محمدیہؐ میں محفوظ کر رکھا ہے اور اسی نقشہ کو احادیث کہتے ہیں-

احادیث کے متون تو اگرچہ کم ہیں لیکن بہ اعتبار سند احادیث کی کل تعداد ۷ لاکھ ۵۳ ہزار ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ احادیث منقول ہیں۔ ان میں محدثین علمائے کرام کی دو رائے ہیں۔

نمبر ۱۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ
جن صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کو دیکھا ہے۔ تقریباً ایک لاکھ اور چوبیس ہزار ہیں۔

نمبر ۲۔ دوسری رائے۔ حافظ ابن کثیر البدایہ والنھایہ میں اس کی تعداد ایک لاکھ اور چودہ ہزار ذکر کرتے ہیں اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ

چونکہ اس وقت رجسٹریشن کا انتظام نہیں تھا۔ اور دونوں حضرات نے مکمل اسماء ذکر نہیں کیے۔ ہاں اسماء الرجال کے بعض مختلف کتب میں تقریباً کل گیارہ ہزار پانچ سو صحابہ کرام کے نام یا احوال کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ اور ان سے پھر جن صحابہ کرام سے احادیث منقول ہوتی ہیں ان کی تعداد سات ہزار پانچ سو بتائی جاتی ہے جس کی تفصیل ﴿الرسالۃ النبویۃ﴾ جو خطبات مدراس (صفحہ، سید سلیمان ندویؒ) کے عربی ترجمہ میں موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ان سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام میں حضورؐ کی زندگی کا مکمل نقشہ اس امت کے حوالے کر دیا ہے۔ پھر جن صحابہ کرامؓ سے تقریباً چار لاکھ علمائے کرام نے بلاواسطہ یا بالواسطہ نقل کیا ہے، ان کا تذکرہ بھی ﴿علم الاسناد﴾ کے مختلف کتب میں مرقوم ہے اور یہ اتنا قوی علم ہے کہ انگریز بھی اس کے قائل ہیں کہ جب تک مسلمانوں کے پاس ﴿علم الاسناد﴾ اور ﴿علم الاصول الفقہ﴾ موجود ہو۔ تب تک یہ زیر نہیں آسکتے۔

علم اصول فقہ کی مثال ایک قانونچہ کی ہے اور ﴿علم الاسناد﴾ اس وجہ سے اہم ہے کہ ہم حدیث بیان کرتے ہیں تو دلیلاً یہ کہتے ہیں کہ فلاں صحابہ نے اسی کو نقل کیا ہے (فلاں کتاب

میں ہے) اور پھر فلاں نے فلاں سے نقل کیا ہے اور فلاں کی کتاب میں تواتر کے ساتھ موجود ہے۔ یاد رہا ہے کہ احادیث مبارکہ کے درمیان جو تقسیم ہوتی ہے، یہ دراصل صحابہ اور مصنفینؒ کے درمیان وسائط کے اعتبار سے ہوتی ہے، ورنہ تمام تر کتب مصنفین سے تواتر سے ہم کو پہنچی ہیں تو احادیث مبارکہ کی تقسیم کا تعلق تھوڑی سی مدت کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت محمد مصطفیؐ کی ہے بخلاف اس کے کہ عیسائی لوگ جب کوئی مسئلہ یا واقعہ بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس کوئی سند نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضورؐ کی زندگی کا مکمل نقشہ ثبوت اور دلائل کے ساتھ محفوظ کر رکھا ہے۔ اور ان چار لاکھ علماء جنہوں نے روایات نقل کیے ہیں۔ ان میں سے بڑے بڑے محدثین و فقہاء اور بڑے بزرگ لوگ گزر چکے ہیں اور ہمارے ان متعلقہ کتاب، تبع تابعین کے بعد والے لوگوں کی عظیم محنتوں کا نتیجہ ہے، چاہے امام بخاری ہے یا امام ترمذیؒ

تابعین میں سے امام ابو حنیفہؒ اور تبع تابعین میں سے ائمہ ثلاثہ اور پھر چوتھے نمبر پر امام بخاری، امام ترمذیؒ، امام مسلم اور امام ابو داؤد وغیرہ ہیں۔ جن کی تبع تابعین سے ملاقات ہو چکی ہے اور ان سے اخذ کیا ہے۔ ان ائمہ کرام میں امام مسلمؒ نے جن چار علماء پر اعتماد کیا ہے، ان میں سے ایک عبداللہ بن مبارک ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی پیدائش کا واقعہ بھی اتنا عجیب کہ تقویٰ ہی کا درس دیتا ہے، حضرت موصوف ایک محدث اور فقہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے امام حضرت ابو حنیفہؒ کے شاگرد بھی ہیں۔ آپ کے والد صاحب ایک قاضی کے پاس غلام تھے اور حیثیت ایک چوکیدار کے انار کے باغ میں رہا کرتے تھے۔ ایک دن قاضی صاحب کے مہمان آگئے۔ مہمانوں کو ساتھ لئے باغ کی طرف چل دیے کہ یہاں پر عمدہ عمدہ انار کے ساتھ اکرام بھی

قاضی صاحب باغ کی صفات میں لگے رہتے ... ہو گا اور مجلس و آرام بھی ۔ دوسری طرف قاضی صاحب باغ میں پہنچے ۔ تو مبارک صاحب سے انار لانے کے لئے کہا ۔ جب وہ انار لائے تو وہ ترش نکلا ۔ قاضی صاحب دل میں ... ۔ پھر کہا کہ چلو دوسری طرف سے لاؤ ۔ اتفاقاً وہ بھی ترش نکلا ۔ قاضی صاحب شرمانے لگے کہ میں باغ کے اتنے صفات بیان کرتا رہا اور یہاں معاملہ الٹ ہے ۔ کہا چلو ! کسی دوسری طرف سے لاؤ ۔ لیکن اس نے بھی مزہ نہیں کیا ۔ تو مہمانوں کے روبرو کہنے لگے کہ اے مبارک بارہ سال میں آپ کو میٹھے اور ترش انار کا پتہ نہیں چلا ۔ عرض کیا کہ قاضی صاحب ! یہاں میں بارہ سال سے رہتا ہوا چلا آرہا ہوں ۔ لیکن حیثیت چوکیدار کے ... آپ نے کھانے کی اجازت نہیں دی ۔ اور بغیر اجازت مجھے کھانے کی کیا ضرورت ۔ قاضی صاحب اور ان کے مہمان یہ سن کر انگشت بدنداں ہو گئے اور کہا کہ تم ابھی سے آزاد ہو ۔ لیکن ایک درخواست کرتا ہوں کہ میری ایک بیٹی ہے ۔ چاہتا ہوں کہ اس کا نکاح تجھ سے کر لوں ۔ تو مبارک صاحب نے فرمایا کہ میں ابھی آزاد کردہ غلام ہوں ۔ میرے پاس کیا ہے میں کیا ہوں ؟ میں آپ کی بیٹی کا اہل نہیں ؟ قاضی صاحب نے کہا کہ اگر قبول فرمائے تو یہ ایک احسان ہو گا ۔ بہر حال عقد نکاح ہو گیا ۔ لیکن چالیس رات تک گھر نہیں چلے گئے ... عورت بھی شریف تھی ۔ اس نے بھی دریافت نہیں کیا ۔ لیکن مبارک صاحب نے ممکنہ شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے عرض کیا کہ میں چالیس رات اسی لئے گھر نہیں آیا کہ آپ کا والد قاضی ہیں ۔ ان کے ہاں تحفے و تحائف اور رشوت جیسی چیزیں زیادہ آتی ہیں ... آپ کے والد صاحب اگرچہ اچھے آدمی ہیں لیکن پھر بھی حرام کا اندیشہ دور کرنے کے لئے چالیس دن تک مشکوک خوراک سے بنا ہوا مشکوک خون ختم ہو جائے گا ۔ اور حلال آمدنی سے صاف خون پیدا ہو گا ۔ تاکہ اللہ اگر کوئی بچہ دے تو وہ دین کی خدمت کر سکے ۔ پس اللہ

تعالیٰ نے بھی ان کے تقویٰ کو دیکھ کر ایسا بچہ عطا فرمایا کہ آج بھی کئی سو سال بعد ان کی جمع کردہ احادیث ہمارے سامنے موجود ہیں اور ان کو اتنی مقبولیت نصیب ہوئی کہ حدیث کے اوراق ان سے مزین ہیں ۔ پہلے زمانے میں کوئی خاص کتاب تو نہیں ہوتی تھی کسی کے پاس چار پانچ احادیث اور کسی کے پاس ۱۰، ۱۲ احادیث مبارکہ ہوتیں اور کسی کے پاس مختصر رسالہ میں ہوتیں تو یہ محدثین حضرات بمشکل ان کو جمع کرتے تھے ۔ (استاد محترم حضرت شیخ نے فرمایا) کہ میرے استاد محترم مولانا افغانی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک ایک مرتبہ مرو سے دمشق پیدل جا رہے تھے ۔ تین ماہ کی مسافت تھی ۔ وہاں پہنچنے کے بعد سامان کھول کر دیکھا کہ آپ نے کسی ساتھی سے بغیر اجازت کے ایک قلم لیکر آئے ہیں تو خیال آیا کہ ایک طرف علم جیسی مبارک چیز کا حصول اور دوسری طرف بغیر اجازت کے قلم ! تو تین ماہ کی پیدل مسافت دوبارہ طے کر کے قلم کو واپس کیا ۔ یہ تھی ان کے تقویٰ کی حالت ۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام ان کو امیر المؤمنین فی الحدیث کے خطاب سے نوازتے ہیں اور یہی ہمارے دین مکرم کی خصوصیت ہے کہ حضورؐ کے حیات مبارکہ کا لمحہ لمحہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے بڑے بزرگ اور خدا ترس لوگوں سے کی ہے اور وہی سلسلہ اب بھی شروع ہے ۔

میرے طالب علم بھائیو !

آپ نے بھی انہی لوگوں کی دامن چومی ہے اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں یہ عظیم دولت نصیب فرمادے ۔ آج کل ہم ان مدارس میں جو تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کی تعریف یا غرض و موضوع اگرچہ اساتذہ کرام حضرات اسباق کے شروع میں بیان کیا کرتے ہیں ۔ لیکن یاد رہے کہ اس کی تعریف فقہ کی تعریف یا معنی امام کے مشابہ ہے ۔ ﴿معرفة النفس ما لها

و ما عليها ﴾ یعنی جو امور لازمہ من جانب اللہ ہے -اس کے اثرات مرتبہ اور نتائج کا علم حاصل کرنا ہے -اسی طرح ﴿معرفة النفس ما يجب لك و ما يجب عليك ﴾ ﴿معرفة حقوق الله و حقوق عباده ﴾ یعنی حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی تعلیم حاصل کرنا بھی اسی تعریف میں داخل ہے -جس چیز سے یہ علم بحث کرتی ہے -وہ انسان من حیث انہ خلیفۃ اللہ فی الارض ہے انسان منطقی یا انسان طبعی مراد نہیں بلکہ انسان ﴿من حيث انه مكلف باحكامه والانسان من حيث انه منهى عن النهواهى و مأمور بالأوامر ﴾ یہی مکلّف اور خلیفۃ اللہ ہونے کے ناطے انسان اس علم کے موضوع ہے -میڈیکل یا دوسرے علوم وفنون میں بھی اکثر انسان ہی سے بحث ہوتی ہے -لیکن وہاں پر ﴿من حيث انه جسم يا من حيث انه حيوان ﴾ مراد ہوتا ہے -اور غرض اس علم کی یہ ہے کہ انسان کو انسانیت اور للھیت کے مقام پر لا کھڑا کر دیتا ہے -اولین غایہ اس کی اپنی اصلاح اور پھر دوسروں کی سوچ فکر -یہی ہمارے علم کا مقصد ہے - تنخواہ، امامت، خطابت وغیرہ کوئی بنیادی مقصد نہیں محض اس کے لئے علم کا سیکھنا بے سود اور بے کار بلکہ نہایت احمقانہ سوچ ہے-

حضرت شیخ نے فرمایا کہ اپنی اصلاح کے لئے بھی تین امور کا خیال رکھنا چاہیئے - اور پھر دوسرے مخلوق خدا کی اصلاح کرتے وقت بھی تین امور کا خیال رکھنا چاہیئے-

اپنی اصلاح میں امر اول اصلاح نیت ہے -اور نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور دل کی مثال ایک انجن کی سی ہے -یہی وجہ ہے کہ احادیث کے بڑے بڑے کتابوں میں نیت کی حدیث شروع میں ذکر کیا جاتا ہے -انما الاعمال بالنيات ، وان فى الجسد مضغة اذا صلحت -پس نیت یہ ہوگی کہ اللہ اور اس کے رسول کا علم مخلوق خدا کی اصلاح کے لئے

سیکھتا ہوں -اور رہی بات سہولیات زندگی کی تو وہ اگر ملے تو ٹھیک ورنہ آخرت کا عظیم میدان ہمارے سامنے ہے -ہاں اگر وساوس شیطانی کی بھر مار ہو تو آخر میں توبہ کرنی چاہیئے-

حضرت شیخ نے فرمایا کہ ہمارے استاد فرمایا کرتے تھے کہ جب میں درس کے لئے بیٹھتا ہوں -تو آخر میں توبہ کرتا ہوں کہ اے اللہ تعالی اگر نیت میں خلل آیا ہو تو معاف کر لینا-جس کی اہمیت قرآن سے واضح ہے - قال اللہ تعالی من تاب و آمن عمل عملاً صالحاً -اسی قسم کا مضمون عبداللہ بن مبارک کا اور سفیان ثوریؒ سے بھی نقل ہے -فرماتے ہیں -طلبنا العلم لغیر اللہ فابی الا ان یکون اللہ - یعنی ہم نے تو نوکری اور کرسی کے لئے علم سیکھا لیکن علم نے ہماری اصلاح کر دی -کہ اتنی بڑی چیز اتنی معمولی اور چھوٹی سی زندگی کی راحت و آرام کے لئے بے کار اور لغو ہے-

ایک خاتون کا واقعہ ہے کہ طواف کے دوران باآواز بلند اللہ تعالی سے مخاطب ہے -﴿اللهم بدل سياتى بالحسنات ﴾ تو ایک عجیب دعا ہے کیونکہ گناہ تو ہمارے بہت زیادہ ہیں تو گناہ بھی معاف ہوں گے اور اسی گناہوں کے بدلے نیکیاں بھی آئیں گی -یہاں بھی حضرت شیخ ؒ نے اپنے استاد کا شعر نقل فرمایا کہ ﴿عذر تقصيرات ماچنداں كينم شكر نعمتهائے تو چنداں كه نعمتهائے تو﴾ کہ اے اللہ شکر تیرے لئے تیری نعمتوں کے برابر -اور معافی ہو تا ہم کو ہمارے تقصیرات جتنے تو یہ سب کچھ نیک نیتی کا ثمرہ ہے

(۲) اپنی اصلاح کے لئے دوسرا عنصر تقوی ہے --جس کا معنی ہے زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا-بیضاوی شریف نے تقوی کے بارے میں چار درجات کی طرف اشارہ کیا ہے-

(۱) کفر و شرک سے اپنی جان بچانا (۲) گناہ کبیرہ سے اپنی جان بچانا (۳) گناہ صغیرہ سے اپنی

جان بچانا(۴) خلاف مروۃ کاموں سے جان بچانا- مثلاً نسوار، چرس اور بازار میں بغیر ضرورت کے خوراک بھی تقوی کے خلاف ہے- تقوی میں یہ بھی داخل ہے کہ کبھی طالب علم کے نام پر سودا نہ کرے کہ طالب علم ہوں- یعنی کبھی اس قیمتی سرمایے کو ان حقیر لوگوں کے سامنے چند روپے کی رعایت کی خاطر بیان نہ کرے -بلکہ طالب علم کو دلیری اور ڈھٹائی اور جرات سے کرنا چاہیئے اس کے متعلق امام شافعیؒ کا واقعہ ہے -ایک مرتبہ حجام کے پاس تشریف لائے- حجام کسی اور شخص کے کام میں مصروف تھا-اسی اثناء میں ایک دولت مند شخص آیا- حجام صاحب فارغ ہوا- تو اس شخص کی حجامت بنوانے لگے -خیال تھا کہ کچھ رقم زیادہ ملے گی جب اس کو فارغ کیا تو اس نے حجام کو ایک روپیہ دیا اس کے بعد امام شافعیؒ کو حجامت بنوانے لگے تو فراغت پر امام شافعیؒ نے ان کو دو روپے دیے- حجام بھی حیران ہوا- امام صاحب نے عرض کیا کہ تیرا خیال تھا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہوں گے تیری نگاہوں ، طالب علموں کی حقارت تھی- تو اس کو دور کرنے کے لئے دو روپے دیے- کہ تیری اسی بیماری کا علاج ہو سکے - غرض یہ کہ ہمارا تعلق چونکہ اس امت کے عظیم ہستیوں کے ساتھ ہمیں وابستگی حاصل ہے -بڑی احتیاط کی ضرورت کہ کہیں ہماری غلط حرکت سے ان کا دامن داغدار نہ بنے-

(۳) تیسری چیز ادب ہے کہ طالب علم کا تعلق تین چیزوں کے ساتھ ہے کتاب، استاد، مسجد ادب کا علم کے ساتھ جس قدر تعلق ہے بہ قسم نہ مطالعہ اور نہ محنت کا ہے اور اساتذہ کے سامنے باادب رہ کر کامیابی سے ہمکنار ہونے میں کوئی شک نہیں -امام اعظم کے اردو مترجم کتاب ﴿زرین کارنامے﴾ میں امام اعظم کے بارے میں آتا ہے کہ آپؒ اپنے استاد کے گھر کی طرف پاؤں نہیں پھیلاتے تھے اگرچہ کوئی شرعی حکم نہیں -اس طرح عبداللہ بن

مبارک اپنے استاد امام مالکؒ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبویؐ میں اپنے استاد امام مالکؒ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبویؐ میں درس فرمارہے تھے کہ ایک مرتبہ آنکھیں اچانک پرنم ہوگئیں -اور چہرے پر تغیر کے آثار ظاہر ہوئے -درس کے اختتام پر جب قمیض کو کھولا تو دیکھا کہ بچھو نے ان کو سولہ جگہ کاٹا تھا- فرمایا کہ حضور ﷺ سے حیا آرہی تھی کہ محض بچھو کے کاٹنے سے حدیث کا درس چھوڑ دوں -اسی طرح امام بخاریؒ کا بھی نماز کے بارے میں واقعہ ہے کہ بھڑ نے ڈس لیا- لیکن فراغت سے پہلے کوئی حرکت نہیں کی اور بے ادبی کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے استاد کے بچے یا بچی کے بارے میں بدگمانی کرے تو چاہے استاد کو علم ہو یا نہ ہو بندہ عاق ہو جاتا ہے -ادب کے اس زمرے میں کتاب بھی ایک متعلق ہے -لہذا کتاب تو صندوق مت بناؤ کہ پرانے خطوط اور لفافے اس میں پڑے رہیں جیسا سوک یا تکیہ لگائے رکھے -یا بھوس کے بوجھ کی طرح اٹھائے رہے -یہ سب ممنوع ہیں-

کتابم میدهم اما به سه شرط
که بوك و سوك و صندوقش نه سازی

رہی مسجد تو وہ بھی شعائر اللہ میں داخل ہے -اس کی اتنی عزت ہے کہ حائضہ عورت اس میں داخل نہیں ہو سکتی کوئی زمیندار اگر کھیتوں کے کسی جانب میں کوئی جگہ مقرر کرلے تو پھر اس کا حکم مسجد جیسا ہوگا یہ تین چیزیں تو اپنے لئے اپنی اصلاح کے لئے ضروری ہیں دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی تین چیزیں ہیں-

(۱) اول یہ کہ متعلقہ مسئلہ کا پورا علم ہو -اور مالھا اور ماعلیھا اختلافات کی ضرورت ہو -ورنہ بے جا اور بغیر ضرورت کے بیان نہیں کرنا چاہیئے - ہاں اگر اختلافات کی ضرورت ہو تو

انصاف سے کام لینا چاہیئے کہ اس مسئلہ میں ان علماء کا اختلاف ہے۔ ہمارے استاد یا اس میں مری یہ رائے ہے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ مسئلہ مختلف فیہ کے لئے کسی بھی دلیل کا سہارا لیکر مدمقابل کے نظریہ اور دلیل کو قطعی غلط قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا صحیح نہیں۔

(۲) حالات کے مطابق حکمت سے کام لینا ہوگا۔ مخاطبین کے علمی ذوق کے مطابق بیان کرنا چاہیئے۔ بلاغت اور فصاحت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ خوش اسلوبی بھی اس میں داخل ہے۔ یعنی کلام کو سلیقے اور طریقے سے بیان کرنا چاہیئے۔ اس کی کئی مثالیں ہیں اور حکمت کی تعلیم قرآن مجید میں موجود ہے۔ ﴿قل هذه سبيلي أدعوا إلى﴾ اور دوسری جگہ ﴿ادعوا إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن﴾ علم و حکمت کے ساتھ تیسری چیز صبر ہے۔ یہ بھی ورثہ انبیاء کرام میں شامل ہے۔ جس طرح کہ علماء انبیاء کرام کے علم و فضل میں ورثاء ہیں۔ اس طرح تکالیف اور ایذاؤں پر صبر بھی انبیاؤں کا ورثہ ہے۔ اکثر لوگ اول الذکر کا بیان تو خوب شدومد کے ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن مؤخر الذکر کے بارے میں ساکت ہی رہا کرتے ہیں۔ حالانکہ تکالیف پر صبر بھی قرآن کریم ہی کا درس ہے۔

قال الله تعالى

واصبر على ما اصابك ان ذالك من عزم الامور

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين —

افتتاحی تقریب درس بخاری شریف

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی

خطبہ مسنونہ اور مسند متصلہ کے بیان کے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ آپ حدیث کے علم میں شروع کرتے ہیں یہ علم حدیث دیگر فنون کے لئے ایک اصل ہے، اور اس کی کئی قسم کے مراتب ہیں۔ دین شریعت کے چہارگانہ اصول میں سے ایک اہم اصل اور دلیل ہے اور یہ چونکہ قرآن مجید کے مجمل مقامات کی تفسیر کرتی ہے اسی لئے اس کو مبین اور حافظ قرآن بھی کہتے ہیں۔ بایں وجہ کہ علم حدیث قرآن مجید کو تحریفات وغیرہ سے حفاظت کردیتا ہے۔ اور اس کا حافظ بوجہ دعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تروتازہ ہورہتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ نصر الله امراء سمع مناشيأ فبلغه كما سمعه (الحدیث) اور اسی لئے ایک نورانیت بھی ہے اور اس کے علاوہ سبب خلافت بھی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ﴿اللهم انصر خلفاءی هذا خلفاء﴾ پوچھا گیا کہ خلفاء کون ہیں؟ تو فرمایا کہ ﴿الذين يروؤن الحديث ويعلمون الناس﴾ کہ یہاں سیکھتے ہیں اور پھر دوسروں کو پہنچاتے ہیں تو حضورؐ کے ایک قسم کے خلیفہ بن گئے اور کثرت درود شریف قرب الی النبیؐ کی سبب بھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ ﴿من تكثر الصلواة على فهو يقربنى يوم القيمة اكثر من غيره﴾۔ اور یہ حدیث اور علم حدیث کے تعلیم و تعلم ہی پر موقوف ہے۔ اسی لئے کہ حضور کا نام نامی تو ہر حدیث میں موجود ہے۔ اس کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔ مزید برآں کہ شفاعت بھی باعتبار قرب بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ علم حدیث آنحضرتؐ کی مجلس کا مذکرہ اور یاد دھندہ ہے جس طرح کہ ایک آدمی کا روزہ ہوتا ہے اور پانی پی نہیں سکتا۔ لیکن ایک بالٹی پانی

سے نہا کر ٹھنڈک محسوس کرتا ہے -اور گرمائش دور ہو جاتی ہے -اس طرح احادیث بھی روحانی تیزابیت اور سوزش کو کنٹرول کرتے ہیں اور یہ بات مسلم ہے کہ حضور اکرمؐ کی مجلس ہر وقت معطر ہوا کرتی تھی-

دوسری یہ کہ علم حدیث تفسیر سے افضل ہے -اس لئے کہ حدیث ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور تفسیر حضور اکرمؐ کی کلام نہیں ہے بلکہ وہ تو ہمارا اور آپ کا کلام ہے -پس جو علم حدیث سیکھتا ہے تو حضورؐ کی مبارک کلام کو سیکھتا ہے اور تفسیر جو پڑھتا ہے تو ہمارا اور آپ کا کلام مطالعہ کرتا ہے اور حدیث نبویؐ کے طالب علم کا انصاف پسند ہونا بھی علم حدیث ہی کا کمال ہے -اس لئے کہ جو اس علم حدیث سے واقف نہ ہو تو وہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین اور اس کے ساتھ ائمہ اسلام اور محدثین کرام کے درجات اور مراتب میں بھی افراط و تفریط کے حد سے تجاوز کر جاتے ہیں -حالانکہ یہ اور کچھ نہیں بلکہ علم حدیث سے عدم واقفیت ہے اور اسی بناء پر ہمیں پتہ چلے گا کہ مسئلہ مختلف فیہ میں اگر ہمارے لئے کچھ دلائل اور احادیث ہیں -تو مد مقابل بھی احادیث ہی کے سہارے اختلاف کرتا رہتا ہے لیکن پھر دیکھنا ہوتا ہے کہ حدیث کی کئی اقسام ہیں اور یہ اعتبار اقسام حدیث جانبین میں راجح اور مرجوح کی قسمیں ہو جاتی ہیں جو کہ علم حدیث پر عبور حاصل کرنے کے بغیر ناممکن ہو کر رہ جاتی ہے-

لیکن بعض لوگ ائمہ کرام سے اسی لئے منکر ہو جاتے ہیں کہ حدیث کے ہوتے ہوئے ائمہ کی کیا ضرورت تو ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ ائمہ کہتے ہیں وہ در حقیقت رسول اکرمؐ کی احادیث مبارکہ کی شرح کرتے ہیں ہم بھی ان کو شارعین نہیں مانتے بلکہ شارع تو اللہ عزوجل یہ شارحین ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم جن احادیث پر اعتماد کرتے ہیں وہ تو صحیح بخاری ہی کی

احادیث ہیں اور وہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تو ائمہ کی کیا ضرورت؟ جس سے عوام کو زبردست دھوکہ لگتا ہے لیکن اللہ کے بندو! ذرا سوچو! کہ امام بخاریؒ نہ تو صحابی ہے نہ تابعی ہے، اور نہ تبع تابعی ہے -بلکہ تبع تابعی کا شاگرد ہے- جس نے یہ کتاب لکھی ہے اور پھر اس کے بعد علماء نے مطالعہ کر کے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ اصح الکتب ہے -اور بے شک یہ اصح الکتب ہے بھی تو لیکن یہ کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی کا قول نہیں-

یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ امام بخاریؒ کے احادیث اہم ہیں ہم انکار تو نہیں کرتے لیکن جہاں پر مقابل اور معارض آجائے جیسا کہ بخاری میں ایک جگہ جلسہ استراحت ہے اور دوسری جگہ نہیں یا رفع الدین کا مسئلہ بخاری شریف تو ایک طرف، قرآن مجید اس سے بدرجہا اہم ہے، لیکن وہاں پر جب دو آیتوں میں تعارض آجائے تو وہاں کیا کرتے ہیں -کیا وہاں پر ناسخ اور منسوخ نہیں ہوتا- مجمل مفسر نہیں ہوتا؟ تو جب کلام الہی میں ایک آیت منسوخ ہو سکتی ہے تو کیا بخاری شریف میں اس طرح نہیں ہوگا-

دوسری بات یہ ہے کہ امام بخاریؒ تو خیر القرون میں بھی نہیں -وہ تو صرف مجتہد ہیں حالانکہ ہمارے ائمہ اربعہ تمام کے تمام خیر القرون ہی میں ہیں- یہ ان لوگوں کا انصاف ہے -اسکے علاوہ بھی ان لوگوں کی عجیب باتیں ہیں- یہ کہتے ہیں کہ بلابوریح بھی ناقص وضوء نہیں اور نماز جنازہ تو دعا ہے -اس کے لئے تو وضو شرط نہیں-

حضرت نے فرمایا کہ یہ سب علم حدیث سے عدم واقفیت ہے -اگرچہ خود کو اہل حدیث کہتے ہیں-

Scanned with CamScanner

دارالافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

بلا اجازت کسی جگہ کو جائے نماز بنانا

سوال۔ایک گودام کرائے پر لیا گیا اور اس میں کاروبار کیا جا رہا ہے کچھ مدت تک مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان تعلقات اچھے تھے لیکن ابھی دونوں کے درمیان کرایہ پر اختلافات ہوئے مالک مکان جس کرایہ پر گودام دینا چاہتا ہے کرایہ دار اُس کے لئے تیار نہیں جبکہ کرایہ دار کے کرایہ پر مالک مکان راضی نہیں دونوں کا تنازعہ عدالت تک پہنچا ہے ایسی صورت میں کرایہ دار نے گودام کی دوسری چھت پر نماز پڑھنے کے لئے عارضی جگہ بنائی ہے جس میں پانچ وقت نمازوں کی جماعت کی جا رہی ہے کیا ایسی جگہ میں نماز کی جماعت کے لئے حاضری جائز ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا

شعیب خان کراچی

الجواب وباللہ التوفیق

شرعی نقطہ نظر سے کسی کی زمین یا دکان سے انتفاع خواہ کرایہ کی صورت میں ہو یا تبرعاً مالک کی اجازت پر موقوف ہے کرایہ کی صورت میں طرفین باہمی معاہدہ کے تابع ہوں گے اجارہ میں تعین مدت لازمی امر ہے جس میں بعد ازاں طرفین کو معاہدہ ختم کرنے یا تجدید کا اختیار حاصل ہے جہاں کہیں مدت کے اختتام پر مالک مکان کرایہ دار کو گزشتہ کرایہ پر دینے پر راضی نہ ہو تو کرایہ دار کا بلا اجازت قبضہ جمانا غصب کے مترادف ہے تاہم مقررہ مدت کے دوران بلاوجہ کرایہ دار کو تنگ کرنا مالک کے لئے جائز نہیں اور نہ مالک کی بے جاہ

مداخلت سے کرایہ دار پر کوئی اثر پڑتا ہے لیکن مقررہ مدت ختم ہونے پر رضامندی حاصل کرنا ضروری امر ہے۔

ایسی صورت میں جب مذکورہ گودام کے گزشتہ کرایہ کی مدت بڑھانے پر مالک راضی نہ ہو اور کرایہ دار کسی تجدید معاہدہ کے لئے تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں کرایہ دار کا جبری قبضہ غصب کے مترادف ہے ایسی جگہ پر اگر قدیم سے نمازیں پڑھی جا رہی ہوں تو پھر کرایہ دار اور مالک کے تنازعہ سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا ظاہر ہے کہ مسلمان مالک بھی نماز پڑھنے سے ناراض نہیں ہوتا ہوگا لیکن اگر یہ نمازیں تنازعہ کے بعد شروع کی گئی ہوں اور اس سے کرایہ دار اپنے قبضہ کو دوام بخشتا ہو تو پھر بہتر یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے اور قریب کسی شرعی مسجد کی جماعت میں شریک ہو کیونکہ مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنے سے احتراز کرنا ضروری ہے تاہم جو شخص ایسی جگہ میں انفرادا یا باجماعت نماز پڑھے تو اس کا ذمہ فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ غاصبانہ قبضہ ایک عارضی امر ہے جو کسی وقت کرایہ دار کے چھوڑنے یا مالک کی اجازت سے ختم ہو سکتا ہے۔

والدلیل علی ذلك ما فی الهندیه

وان غصب دارا فجعلها مسجدا لایسع لاحد أن یصلی فیه ولاأن یدخله وان جعلها جامعاً لا یجمع فیه

(ج ٥ / ٣٢٠)

ترجمہ۔اگر کسی نے کوئی گھر غصب کیا اور پھر اس میں مسجد بنائی تو کسی کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ وہ اس میں نماز پڑھے یا داخل ہو اور اگر عام مسجد بنائی جائے تو اس میں جماعت نہیں کرائی جائے گی۔

تاہم موجودہ وقت میں مالک اور کرایہ دار کے باہمی تنازعات میں مطلقاً بغیر اجازت کے غصب کا حکم لگانا مشکل ہے۔بسا اوقات مالک کے ناجائز مطالبات اور کرایہ دار سے ناروا سلوک بھی باہمی تنازعہ کا سبب بن سکتا ہے جیسا بعض جگہ مالک لالچ میں آکر کرایہ دار کو آرام کرنے نہیں دیتا اور آئے دن ناجائز مطالبات سے اس کو جگہ چھوڑنے پر مجبور کرتا ہے جبکہ کرایہ دار بھی بعض وقت ملکی قانون یا عرف ورواج کا سہارا لیکر مالک کے مالکانہ حقوق ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے ایسی صورت میں دونوں کے موقف کو سن کر کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے تاہم موجودہ وقت کرایہ کے نظام میں مالک مکان اور کرایہ دار کے دائرہ اختیار کے تعین اور معاشرہ میں مالک یا کرایہ دار کی زیادتی کے تدارک کے لئے حکومت کے بنائے ہوئے قوانین کے شرعی جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ طرفین کے لئے کہاں تک قانون کی پاسداری ضروری ہے۔

جنابت کی حالت میں بال کٹوانا

س۔جنابت کی حالت میں ناخن اور بال کٹوانے کا کیا حکم ہے۔

بیوا توجروا

سید خان کوہاٹ

الجواب وباللہ التوفیق

شرعاً جنابت ایسی نجاست ہے جو بدن کے ہر جزء میں حلول کر جاتی ہے یہاں تک بدن کا ہر بال اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔اور اس کی طہارت کا واحد ذریعہ غسل ہے لہذا غسل کرنے سے قبل جو بال یا ناخن کاٹا جائے وہ نجس ہو کر بدن سے علیحدہ ہوتا ہے جس کے لئے بعد ازاں طہارت کی کوئی صورت نہیں رہتی اس لئے غسل سے قبل بدن سے زائد

بال کٹوانا یا ناخن ہوانا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔

فتاوی ھندیہ میں ہے

حلق الشعر حالة الجنابة مكروه و كذاقص الاظافير (ج۵/۳۵۸)

ترجمہ۔بال منڈوانا جنابت کی حالت میں مکروہ ہے۔ایسا ہی ناخن کٹوانا۔

کتب کی خریداری اور آپ کی ذمہ داری

جامعہ عثمانیہ درجہ تخصص اور دوسرے طلباء کے تحقیقی ذوق بنانے کے لئے ایک وسیع لائبریری کے قیام کا عزم کیا ہوا ہے۔اس سلسلہ میں ہر سال مختلف فنون کی کتابیں خریدی جاتی ہیں۔امسال یعنی تعلیمی سال نمبر 9 میں جامعہ حدیث فقہ اور تفسیر کی کتابیں خریدنے کے لئے اللہ تعالی کے دربار میں ساڑھے تین لاکھ روپے کی درخواست دے چکا ہے۔خدا کرے کہ یہ عظیم سعادت آپ کو ملے اور آپ جامعہ کے لئے کتابیں خریدنے کی مد میں معقول خدمت کر سکیں۔

(ناظم کتب خانہ)

Scanned with CamScanner

دعائے مغفرت

مفتی غلام الرحمن

جامعہ عثمانیہ کا ایک دیرینہ کارکن جناب حضرت مولانا نور الٰہی عرف بابو صاحب قضاء الٰہی سے مورخہ 9 جنوری کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ان للہ وانا الیہ راجعون

موصوف محکمہ زراعت میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے پوسٹ پر تعینات تھے۔ آپ ضلع صوابی کے موضع دوبیان کے رہنے والے تھے اور کئی سالوں سے نوشہرہ کینٹ میں رہائش پذیر تھے۔ ایام طالب علمی میں درجہ رابعہ پڑھتے وقت موصوف سے اکوڑہ خٹک کی مسجد اعظم گڑھ مین اٹھتے بیٹھتے ہوئے علیک وسلیک ایک دیرینہ رفاقت کا ذریعہ بنا مرحوم نے ابتدائی کتابیں بندہ سے شروع کیں اور چلتے چلتے میری فراغت کے دوسرے سال سرکاری ملازمت کے ساتھ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں حضرت مولانا بادشاہ گل مرحوم سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغ حاصل کی بعد ازاں کئی دفعہ میرے پاس دورہ تفسیر میں شریک رہے۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے بہتر صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ بحمد اللہ آپ ہمیشہ کے لئے دین کی خدمت کے لئے کوشاں رہے۔ رہائش کے قریب ﴿مسجد نور﴾ میں درس قرآن باقاعدگی سے دیتے رہے۔ کئی سالوں میں پورے قرآن کے درس کے اختتام پر ہمیں بلا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ دوبارہ سورۃ فاتحہ سے درس شروع کیا۔ چنانچہ مرتے وقت قرآن ہاتھ میں لئے ہوئے درس کے لئے جا رہے تھے اچانک طبیعت خراب ہونے پر راستہ سے واپس ہوئے اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں جان دے دی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندہ ورثاء بیوہ، بچیوں خصوصاً بچے منظور الٰہی اور برادران کرم الٰہی و فضل الٰہی اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔

آمین

ایسا ہی ہمارے دوسرے دوست اور جامعہ کے مخلص خادم جناب مولانا رحمت اللہ ابو ظبی متحدہ عرب امارات کے بھائی جناب جنت گل مرحوم چند ماہ قبل قضاء الٰہی سے وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور مرحوم کے جملہ پسماندہ گان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ جملہ قارئین سے دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ادارہ

جامعہ عثمانیہ اور آپ کی ذمہ داری

کسی ایک طالب علم کے ماہانہ اخراجات مبلغ سات سو روپے کلی یا جزوی طور پر برداشت کر کے آپ گلشن نبوت کے ایک درخت کی آبیاری کر سکتے ہیں جس کا پھل آپ صرف ایک بار نہیں بلکہ قیامت تک دینی خدمات میں شریک ہو کر اپنے لئے زاد راہ بنا سکتے ہیں

مولانا تحمید اللہ جان صاحب

اخبار الجامعہ

جامعہ کی تعلیمی سال نمبر 9 کا افتتاح

قدیم طلبہ کے داخلہ کی تجدید اور درجہ تخصص میں داخلہ لینے والے طالبہ کا امتحان ۲ جنوری بروز منگل کیا گیا- اور دوسرے درجات یعنی درجہ اولی سے لیکر دورہ حدیث میں داخلہ لینے والے طلبہ کا امتحان ۳، ۴ جنوری بدھ اور جمعرات کو ہوا ۵ جنوری جمعہ کو چار بجے نتیجہ مرتب ہوا حاضرین کو سنایا گیا پھر نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا

۶ جنوری بروز ہفتہ منتخب طلبہ کا انٹرویو صبح دس بجے سے شروع ہوا انٹرویو دو نشستوں میں ہوا پہلی نشست میں درجہ تخصص - دورہ حدیث - درجہ سابعہ ، درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ انٹرویو مکمل ہوا جبکہ دوسری نشست دو بجے سے شروع ہوئی - جس میں درجہ رابعہ ، درجہ ثالثہ ، درجہ ثانیہ ، درجہ اولی ، درجہ متوسطہ اور درجہ اعدادیہ سے ساڑھے آٹھ بجے تک انٹرویو لیا گیا-

۸ جنوری افتتاح کے لئے مقرر تھا لیکن طالبات کے داخلے اور بعض دیگر تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے مؤخر ہو کر ۱۰ جنوری بروز بدھ افتتاح ہوا- جیسا کہ قارئین حضرات کو معلوم ہے کہ اس سال جامعہ عثمانیہ میں دورہ حدیث شروع ہوا اس سے تعلیمی سال نمبر ۹۰ کا افتتاح احادیث مبارکہ کے آغاز سے ہوا-

مدرسہ فاطمۃ الزہرہؓ کے تعلیمی سال نمبر ۱ کا افتتاح

جامعہ عثمانیہ کے تحت بچیوں کے لئے مدرسہ فاطمۃ الزہرہؓ کے داخلہ کا امتحان سات جنوری

بروز اتوار ہوا چونکہ داخلے کے بہت خواہشمند احباب بچیوں سمیت غلط فہمی کے باعث وقت پر نہیں پہنچ سکے ان کے جذبات کی قدردانی کرتے ہوئے داخلے کی تاریخ میں توسیع کی گئی اور ۱۶ جنوری بروز پیر دوسرا امتحان لیا گیا-

مدرسۃ فاطمۃ الزہراء کی ابتدائی سال میں فی الحال ثانویہ عامہ سال اول اور سال دوم کے لئے طالبات کا انتخاب لیا گیا سال اول میں آٹھویں جماعت سے کم جبکہ سال دوم میں آٹھویں جماعت سے زائد تعلیم رکھنے والی بچیوں کو داخلہ دیا گیا-

باقاعدہ افتتاح مولانا قاری سلیمان صاحب کے ایمان افروز کلمات سے ہوا جس میں جامعہ کے مہتمم حضرت مفتی صاحب کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ کرام اور طالبات کے سرپرست حضرات تشریف فرما تھے-

☆ جامعہ کے تین اساتذہ کرام مفتی غلام الرحمٰن ، مولانا حسین احمد اور مولانا تحمید اللہ جان صاحب حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے سفر کا عزم کئے ہوئے ہیں - آپ حضرات کی غیر حاضری میں مقررہ کتب دوسرے اساتذہ کے حوالہ کئے گئے ہیں-

☆ جامعہ کے بیرونی جگہ میں تعلیمی مراحل شروع کرنے پر اعدادیہ ، متوسطہ اور اولی کی ایک کلاس شروع کرائی گئی ہے - جس کے درجہ تخصص کے تین فضلاء مولانا عدنان علی ، مولانا خالد محمود اور مولانا امین الحق صاحب کی تقرری کی گئی ہے - جبکہ جامعہ میں العصر اور ساتھ تدریس کے مولانا جلال الدین صاحب کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے - واضح رہے کہ مولانا محمد حنیف صاحب بھی بطور استاذ و ناظم کتب خانہ مقرر ہوئے ہیں

Scanned with CamScanner

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار-حافظ احسان الرحمٰن عثمانی
متعلم درجہ سادسہ

کتاب کا نام-فضائل سورہ اخلاص وسورہ یٰس

مؤلف کا نام-مولانا محمد کمیل صاحب

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کا ہر حرف پڑھنے اور سننے والے کے لئے باعث برکت اور موجب ثواب ورحمت ہے-اور یہ انسان کی زندگی کا قابل قدر سرمایہ ہوگا کہ اس کا تعلق رب کائنات کی مقدس کتاب سے وابستہ ہو -کیونکہ اپنی زندگی قرآن کی تعلیمات کے موافق گزارنا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے-

جو فضائل وبرکات قرآن مجید کے ہیں وہ کسی دوسری کتاب کے نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ کتاب سید الکتب کے نام سے موسوم ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کا متکلم خود رب العالمین ہے-اور مخاطب اول رحمۃ اللعالمین ہے تو اس لحاظ سے قرآن مجید کی برکات اور خصوصیات کسی اہل بصیرت سے مخفی نہیں-

قرآن مجید کی اہم سورتوں میں سے بعض کی خصوصیات اور فضائل بعض پر افضل ہوتی ہیں-جس طرح سورۃ اخلاص اور سورہ یٰس ہے-سورۃ اخلاص قرآن مجید کا وہ اہم حصہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی تمام دنیا پر بادشاہت کا تذکرہ نہایت جامع اور مؤثر انداز میں اس طرح کیا گیا ہے کہ مخالفین پر واضح طور سے رد ہے-جب مشرکین مکہ اور خصوصاً یہود ونصاریٰ اللہ تعالیٰ کے لئے ولد کے قائل ہوئے اور یہ دعویٰ کیا کہ نعوذباللہ

عیسیٰ اور عزیرؑ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں-اور اسی طرح تمام ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں-اور یہ دعویٰ کرنا کہ اس کائنات کا نظام چلانے والی ذات صرف ایک ہے-انتہائی بے وقوفی ہے اور یہ بات عقل سے بالاتر ہے کہ کائنات کا ایک بادشاہ ہو-حالانکہ ایک حکومت کے انتظامی امور چلانے کے لئے کئی لوگ ہوتے ہیں-اور اس پوری دنیا کا نظام چلانے کے لئے صرف ایک ہی ذات ہو یہ کس طرح کا فیصلہ ہے-بلکہ ضرور اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہے جس کے تحت عالم کا یہ نظام چل رہا ہے تو یہ سورۃ اخلاص واضح طور سے ان مشرکین اور زعم باطل والوں پر رد کے لئے نازل ہوئی ہے کہ اے نبی کریم کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا-

تو اس سورت میں یہودیت ونصرانیت اور مشرکین کے باطل عقیدے کی صاف طور پر تردید ہوگئی توحید کا مسئلہ جو کہ اسلام کا بنیادی اور مسلمانوں کے لئے اول ترین دعوت ہے اس کو واضح کردیا جو کہ دارین میں کامیابی کا سبب ہے-تو نہایت اہم فضیلت ہے سورۃ اخلاص کی-اس طرح احادیث میں کثرت کے ساتھ ان کے فضائل مذکور ہیں-ایک صحابیؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں صرف سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے-حضورؐ نے فرمایا اس طرح کیوں کرتے ہو-جواب میں عرض کیا کہ میں اس مذکورہ صفات کے خاوند سے محبت رکھتا ہوں-حضورؐ نے فرمایا کہ سن لو-وہ بھی تم سے محبت رکھتا ہے-تو بہت سے فضائل احادیث نبویؐ میں مذکور ہیں-

اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ سورۃ یٰس کے بھی بہت سے فضائل احادیث میں مذکور ہیں-اس کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ انسان کے بدن کے اندر جتنے اعضاء ہیں سب سے بڑھ کر حیثیت دل کی ہے-جو پورے انسانی بدن کے بادشاہ کہلاتا ہے-کیونکہ یہی بدن کے اعضاء میں سے وہ عضو ہے جو کہ ہدایت اور

Scanned with CamScanner

گمراہی قبول کرتا ہے تو اسی طرح سورہ یس بھی قرآن کے دل جیسی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح حدیث میں اس کو قرآن کا دل قرار دیا گیا ہے۔ جس نے اس کو ایک مرتبہ پڑھ لیا اس کے لئے دس قرآنوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ انسان کی زندگی کے ہر لمحے میں یہ سورت کام کر سکتی ہے۔ حوادثات زمانہ کو پلٹنے کے لئے۔ غمی کو خوشی سے۔ رزق کی قلت کو کثرت سے۔ مرض کو صحت سے۔ تکالیف کو راحتوں سے بدلنے کے لئے اور ہر مشکل گھڑی میں معاون اور مددگار ثابت ہونے کے لئے مرنے کے بعد قدم بقدم رہبر و راہنمائی کے لئے یہ سورت پیش پیش ہوگی۔ ان سورتوں کے بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

احادیث مذکورہ میں اس کے فضائل اور خصوصیات کو بخوبی دیکھ کر ہمارے محترم حضرت مولانا محمد کمیل صاحب نے احادیث کی روشنی میں ان سورتوں کے فضائل کو چن کر کے امت کی خیر خواہی کی خاطر جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کیا۔ جس کو فضائل سورہ اخلاص و یٰس کے نام سے موسوم کیا۔

مولف کی یہ خدمت نہایت ہی قابل اعزاز اور قابل تحسین کارنامہ ہے کیونکہ مؤلف کی کتاب کی خصوصیت یہی ہے کہ اس نے احادیث کی روشنی میں ان سورتوں کے فضائل کو مدلل طریقے سے بیان کیا ہے۔ جس میں آسانی کی رعایت کرتے ہوئے امید کی جاتی ہے کہ عوام و خواص کے لئے یکجا مفید ہوگا اور امت کی آسانی کے لئے ان سورتوں کے فضائل کے بارے میں ایک مجموعہ تیار کیا جو کہ اپنی معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری خوبیوں سے بھی مزین ہے

اللہ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور اس کو امت کے لئے مفید ثابت فرمائے۔ اور خود مؤلف کے لئے یہ صدقہ جاریہ ثابت فرما کر دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

تبصرہ نگار۔ حافظ احسان الرحمٰن عثمانی
متعلم درجہ سادسہ

کتاب کا نام	اسماء اللہ عزوجل	قرآن و حدیث کے مطابق
مؤلف کا نام	رشید اللہ یعقوب	
ضخامت	۲۵۴ صفحات	

رب کائنات کے اسمآء حسنٰی قرآن و حدیث میں اگرچہ متعدد مقامات پر مذکور ہیں۔ لیکن بعض علمی اور ادبی ذوق رکھنے والے صاحبان قلم نے تفہیم کے لئے ان اسمآء کو مختلف انداز میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ بعض حضرات نے ان اسمآء حسنٰی کو نظم کی شکل میں پیش کیا ہے۔ اور بعض نے اس کو نثر میں ترتیب دیا ہے۔

زیر نظر کتاب ﴿اسمآء اللہ عزوجل﴾ بھی اس سلسلے کی ایک احسن کڑی ہے جس میں اسمآء حسنیٰ رشید اللہ یعقوب مؤلف نے قرآن و حدیث سے چن کے ایک خاص ترتیب سے کتابی شکل میں شائع کیا اور امت کو ایک خاص نعمت سے نوازا۔ کیونکہ باری تعالیٰ کے اسمآء مبارک انتہائی بابرکت ہیں۔ قبولیت دعا اور دخول جنت کا سبب ہیں۔ اور اس کی برکت سے آدمی کی تمام تر پریشانیاں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرآء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تمہارے لئے اس چیز سے کیا مانع ہے کہ میں تمہیں ایک وصیت کروں وہ وصیت یہ ہے کہ صبح و شام یہ دعا پڑھتی رہو۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

Scanned with CamScanner

اصلح لی شانی کله ، ولا تکلنی الی نفسی طرفة عینی — تو یہ حاجات ومشکلات کے حل کے لئے بے نظیر ہے -اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ ﴿ان الله تعالی لہ تسعة و تسعین اسمآء مأته الا واحداً من احصاها دخل الجنة — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لئے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا امام بخاری رحمہ اللہ نے من احصی کی تشریح من حفظہا سے کی ہے -یعنی جس نے ان ناموں کو یاد کیا-

تو قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر ان اسمآء حسنی کے فضائل اور برکات مذکور ہیں اور یہ اگرچہ ان حضرات کو جن کو قرآن وحدیث سے زیادہ مناسبت ہو ان کے لئے معلوم کرنا آسان ہے لیکن مؤلف نے سب کے ساتھ یہ احسان کرتے ہوئے قرآن وحدیث سے ان اسمآء مبارک کو چن کے تمام لوگوں کو ان کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا مؤلف کی کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس نے اسماء حسنی کو نہایت تفصیل اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے -اور تجرباتی وظائف اور ان کی برکات کا تذکرہ بھی کیا ہے -کتاب کو معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری خوبیوں سے بھی مزین کیا ہے-

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ موصوف کی اس خدمت کو عوام وخواص کے لئے مفید بنائے -اور خود مؤلف کے لئے دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنادے -آمین ثم آمین

وفاق المدارس کے نتائج

ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اس ملک کے مدارس کی سب سے بڑی ، فعال اور نہایت منظم تنظیم ہے -جس کے ساتھ ملک بھر کے تقریباً پانچ ہزار چھوٹے بڑے مدارس ملحق ہیں- وفاق کے تحت ہر سال رجب کے اواخر یا شعبان کے اوائل میں امتحانات منعقد ہوتے ہیں- آزاد کشمیر ، شمالی علاقہ جات سمیت ملک کے چاروں صوبوں میں سینکڑوں مراکز امتحان میں بیک وقت پرچہ شروع اور اختتام پذیر ہوتا ہے -ہر مرکز امتحان تک وفاق کے مسؤلین و معتمدین نہایت حفاظت وذمہ داری کے ساتھ سوالیہ پرچہ جات پہنچاتے ہیں اور مرکز کے نگران اعلی کے حوالے کر دیتے ہیں -نگران اعلی اس کا پابند ہوتا ہے کہ وہ امتحان گاہ میں معاون نگران حضرات اور شرکاء امتحان کی موجودگی میں وفاق کی سیل مہر توڑ کر پرچہ کھول کر تقسیم کروائے -جوابی پرچہ جات بھی نہایت حفاظت کے ساتھ رجسٹرڈ پارسل کے ذریعے وفاق کے مرکزی دفتر ملتان بھیجے جاتے ہیں -جہاں وفاق کے مقرر کردہ ملک بھر کے مختلف مدارس کے جید علماء کرام پوری محنت کے ساتھ پرچے جانچتے ہیں -جانچے ہوئے پرچوں پر نظر ثانی اور ممتحنین کو مفید مشورے اور ہدایات دینے کے لئے ممتحنین اعلی بھی دفتر وفاق میں اس موقع پر موجود ہوتے ہیں -دفتر کا عملہ نہایت عرق ریزی کے ساتھ نتائج مرتب کرتا ہے -جو مختلف اخبارات اور وفاق کے اپنے ترجمان سہ ماہی ﴿وفاق﴾ میں شائع کر دیا جاتا ہے -شعبان ۱۴۲۱ھ کے امتحان وفاق میں شرکاء کی تعداد اکہتر ہزار دو سو ساٹھ تھی -جامعہ عثمانیہ شروع سے ہی وفاق کے ساتھ ملحق ہے -اور جامعہ کے طلبہ ہر سال

وفاق کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں بحمد اللہ جامعہ کے نتائج ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں جامعہ کے طلبہ مختلف درجات میں پاکستان بھر میں دوم، سوم پوزیشن لیکر امتیازی کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔ امسال بھی وفاق کے سالانہ امتحان میں جامعہ کے ترانوے طلبہ نے شرکت کی۔ مختلف درجات میں طلبہ کی کامیابی حسب ذیل رہی۔

درجہ	کل شرکاء	ممتاز	جید جدا	جید	مقبول
عالیہ	۱۳	۸	۵	X	X
ثانویہ خاصہ	۲۸	۱۱	۱۵	۱	۱
ثانویہ عامہ	۳۲	۱۷	۱۴	۱	X
متوسط	۲۰	۱۸	۲	X	X
مجموعہ	۹۳	۵۴	۳۶	۲	۱

جامعہ کا یہ امتیازی نتیجہ اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم اور جامعہ کے مخلص اساتذہ کرام کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے۔ خدا کرے کہ قیامت میں یہی نتیجہ ہماری نجات کا ذریعہ بنے۔ اگلے صفحات میں وفاق المدارس کی طرف سے شائع شدہ نتیجہ شائع کیا جارہا ہے۔

دفتر ناظم تعلیمات

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء المرحلة العالية للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
۱۲۳۹	۲۰۸۹۷	مدثر الاسلم	محمد اکرام الحق	راولپنڈی	۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء	۸۷	۱۰۰	۸۳	۹۷	۹۵	۹۴	۵۵۶	ممتاز	
۱۲۴۰	۲۰۸۹۸	دلروز خان	پائندہ منذ خان	مالاکنڈ ایجنسی	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء	۵۸	۱۰۰	۸۳	۸۶	۹۲	۶۶	۴۸۵	//	
۱۲۴۱	۲۰۸۹۹	محمد وزیر	شہباز خان	//	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء	۵۷	۱۰۰	۷۸	۷۸	۸۱	۶۲	۴۵۶	جید جدا	
۱۲۴۲	۲۰۹۰۰	واجد علی	مہربان شاہ	پشاور	۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء	۸۴	۷۲	۹۳	۸۸	۷۴	۶۴	۴۷۵	//	
۱۲۴۳	۲۰۹۰۱	عبد الرحمان	فضل الرحمن	اٹک	۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء	۷۰	۷۲	۷۰	۹۰	۷۳	۸۱	۴۵۶	//	
۱۲۴۴	۲۰۹۰۲	محمد اسد	محاصل خان	//	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء	۷۲	۷۸	۶۵	۸۷	۶۳	۷۳	۴۳۸	//	
۱۲۴۵	۲۰۹۰۳	محمد مشتاق احمد	رستم شاہ	سوات	۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء	۹۰	۱۰۰	۱۰۰	۹۴	۹۰	۹۳	۵۶۷	ممتاز	
۱۲۴۶	۲۰۹۰۴	محمد الیاس	محمد سلیمان	اٹک	۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء	۸۳	۱۰۰	۹۹	۸۵	۸۵	۸۹	۵۴۱	//	
۱۲۴۷	۲۰۹۰۵	معراج الدین	بخت محمد	باجوڑ ایجنسی	۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء	۷۳	۱۰۰	۹۱	۸۵	۷۳	۷۳	۴۹۵	//	
۱۲۴۸	۲۰۹۰۶	شفیع اللہ	عارف خان	کوہاٹ	۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء	۶۴	۱۰۰	۸۸	۸۰	۷۶	۹۳	۵۰۱	//	
۱۲۴۹	۲۰۹۰۷	حمید خان	غلام حبیب	کوہاٹ	۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء	۶۱	۱۰۰	۷۵	۹۰	۶۸	۵۷	۴۵۰	جید جدا	
۱۲۵۰	۲۰۹۰۸	خیر الانام	محمد یونس	مردان	۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء	۷۶	۱۰۰	۹۲	۸۷	۸۳	۵۸	۴۹۶	ممتاز	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م المرحلة العالية للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور، نوتھیہ روڈ یونیورسٹی ٹاؤن ۱۲۰۱

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الاولى جلالين	الورقة الثانية	الورقة الثالثة هداية	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموعة	التقدير	الكوائف
١٢٥١	٢٠٩٠٩	خطاب گل	وحید گل	صوابی	١٣٩٥هـ / ١٩٧٥م	٦٨	١٠٠	٧٠	٩٢	٨٢	٦٣	٤٧٥	ممتاز	۳ نمبر عثمانیہ

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة ٢٨: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور، نوتھیہ روڈ عثمانیہ کالونی

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الاولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموعة	التقدير	الكوائف
٢٣٥٢	٣٤٦٧٣	خالد مجید	صابر خان	نوشہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٢	٧٧	٧٨	٦٠	٧٦	٦٣	٤٣٦	جيد جداً	
٢٣٥٣	٣٤٦٧٤	محمد امجد زیب	انور زیب	مانسہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٥	٧٢	٩٥	٨٤	٩٦	٧٥	٤٧٧	ممتاز	
٢٣٥٤	٣٤٦٧٥	محمد اسحاق	عبد الستار	〃	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧١	٦٧	٧٩	٦٠	٩٢	٥٧	٤٢٦	جيد جداً	
٢٣٥٥	٣٤٦٧٦	انظار علی	میر زمان خان	نوشہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٥٥	٦٧	٦٤	٦٠	٤٨	٦٠	٣٥٤	جيد	
٢٣٥٦	٣٤٦٧٧	عبد اللہ	عبد الکریم	پشاور	١٤٠١ / ١٩٨١	٧٦	٧٣	٨٩	٧٢	٦٥	٥٢	٤٢٧	جيد جداً	
٢٣٥٧	٣٤٦٧٨	فیض الباری	عبد الہادی	چارسدہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٠	٨١	٦٥	٧٧	٩٦	٩٣	٥٠٢	ممتاز	
٢٣٥٨	٣٤٦٧٩	محمد بلال	عابد جان	پشاور	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٧	٧٢	٦٢	٤٩	٥٣	٦٢	٣٦٥	جيد جداً	
٢٣٥٩	٣٤٦٨٠	اظہار الرحمن	ہدایت الرحمن	مردان	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٧	٦٤	٨٠	٧٠	٨٤	٧٠	٤٤٥	〃	
٢٣٦٠	٣٤٦٨١	احسان الحق	عمر سید	بونیر	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٥٤	٥٦	٥٧	٦٧	٧٥	٥٢	٣٦١	〃	
٢٣٦١	٣٤٦٨٢	شمس الحق	عبد القیوم	بٹگرام	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٧٣	٤٠	٣٢	٤٠	٢٠	٥٤	٢٥٩	مقبول	
٢٣٦٢	٣٤٦٨٣	محمد عاصم	غلام حسین	مردان	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٧١	٤٨	٧٧	٥٢	٦٠	٦٤	٣٧٢	جيد جداً	
٢٣٦٣	٣٤٦٨٤	محمد طیب	عبد الحکیم	نوشہرہ	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٨١	٦٠	٨٩	٧٠	٨٠	٧٥	٤٥٥	〃	

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ـــــ ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٣٦٤	٣٤٦٨٥	محمد جميل	سميع الحق	نوشهره	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م	٨٦	٧٧	٦٦	٧١	٨٠	٦٤	٤٤٤	جيد جداً	
٢٣٦٥	٣٤٦٨٦	منتظر شاه	سلطان محمد	كرك	١٤٠١ / ١٩٨١	٧٦	٥٨	٦٠	٥٣	٧٠	٤٨	٣٦٥	″	
٢٣٦٦	٣٤٦٨٧	مغفور الله	حنيف الله	چارسده	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٤	٥٣	٨٢	٧٦	٧١	٥٠	٤١٦	″	
٢٣٦٧	٣٤٦٨٨	رفيع الدين	محمد سلام	ٹانک	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٩	٧٦	٧٠	٩٠	٩٧	٩٠	٥١٢	ممتاز	
٢٣٦٨	٣٤٦٨٩	محمد ضياء الحق	محمد الياس	چارسده	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩١	٧٣	٨٦	٧٤	٩٦	٧٨	٤٩٨	″	
٢٣٦٩	٣٤٦٩	سعيد احمد شاه	عمر شاه	صوابي	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٧	٦٥	٧٨	٨٠	٩٨	٧٨	٤٨٦	″	
٢٣٧٠	٣٤٦٩١	محمد فاروق	خان غالب	″	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٨	٨٠	٩٧	٧٦	١٠٠	٧٨	٥١٩	″	
٢٣٧١	٣٤٦٩٢	محمد قاسم جبيب	غلام جبيب	مانسهره	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨١	٧٨	٨٣	٧٩	٩٧	٧٤	٤٩٢	″	
٢٣٧٢	٣٤٦٩٣	زاهد شاه	رحمان شاه	مالاكند ايجنسي	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٩	٧٧	٨٢	٥٥	٨٩	٧٨	٤٧٠	جيد جداً	
٢٣٧٣	٣٤٦٩٤	يونس خان	اكبر خان	چارسده	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٠	٨٨	١٠٠	٨٩	١٠٠	٨٧	٥٥٤	ممتاز	
٢٣٧٤	٣٤٦٩٥	شكيل احمد	غلام حسين	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨١	٦٠	٧٥	٦٥	٩٤	٨٨	٤٦٣	جيد جداً	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ـــــ ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموع	التقدير	الكوائف
٢٣٧٦	٣٤٦٩٧	طلحه وصيف	وصيف الرحمن	اٹک	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٥	٦٩	٨٨	٨٣	٩٨	٩٣	٥١٦	ممتاز	
٢٣٧٧	٣٤٦٩٨	عرفان الحق	احسان الحق	نوشهره	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٦	٧٥	٧١	٧٠	٧٠	٩١	٤٦٣	جيد جداً	
٢٣٧٨	٣٤٦٩٩	احمد گل	صاحب گل	چارسده	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٧٩	٧٦	٦٢	٨٢	٧٣	٨٧	٤٥٩	″	
٢٣٧٩	٣٤٧	سلطان شير	شيرين	صوابي	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٩٠	٨٠	٥٩	٨٥	١٠٠	٨٩	٥٠٣	ممتاز	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان [illegible] المرحلة الثانوية العامة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: [illegible] نوشہرہ — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
٤٧٣٧	٥٧٨١٩	جواد حسين	سردار حسين	مردان	[illegible]	٧٠	٤٠	٨٩	٩٠	٥٨	١٠٠	٤٤٧	جيد جداً	
٤٧٣٨	٥٧٨٢٠	منيب الرحمن	محمود الحسن	صوابی	[illegible]	٧٠	٧٦	٨٤	١٠٠	٧٥	١٠٠	٥٠٧	ممتاز	
٤٧٣٩	٥٧٨٢١	محمد اسلم	وزیر خان	نوشہرہ	[illegible]	٧٥	٦٠	٤٧	٩٧	٤٤	٩٠	٤١٣	جيد جداً	
٤٧٤٠	٥٧٨٢٢	نعيم الرحمن	شمس الرحمن	مانسہرہ	[illegible]	٨٥	٧٤	٨٩	١٠٠	٥٩	٩٣	٥٠٠	ممتاز	
٤٧٤١	٥٧٨٢٣	محمد ثاقب مقبول	مقبول النور	نوشہرہ	[illegible]	٧٠	٦١	٩١	٩٦	٧٦	٩٣	٤٨٧	،	
٤٧٤٢	٥٧٨٢٤	سائر محمد	سراج محمد	،	[illegible]	٧٥	٥٢	٧١	٩٣	٨٨	٩٠	٤٦٩	،	
٤٧٤٣	٥٧٨٢٥	سراج الحسن	محمد حسن	کرک	[illegible]	٩٠	٧٠	٩٤	٩٨	٩٥	١٠٠	٥٤٧	،	
٤٧٤٤	٥٧٨٢٦	انس وصيف	وصيف الرحمان	اٹک	[illegible]	٧٥	٦١	٧٠	٩٠	٥٤	٩٦	٤٥١	جيد جداً	
٤٧٤٥	٥٧٨٢٧	عابد الله	حمد الله جان	چارسدہ	[illegible]	٦٠	٧٣	٤٧	٧٥	٤٦	٦٧	٣٦٨		
٤٧٤٦	٥٧٨١٨	انعام الله	دلاور خان	،	[illegible]	٥٧	٨٠	٧٥	٩٢	٥٩	٨٣	٤٤٦	،	
٤٧٤٧	٥٧٨٢٩	محمد ايوب	محمد ہارون	دیر	[illegible]	٩٠	٩٦	٧٠	١٠٠	٧١	٩٨	٥٢٥	ممتاز	
٤٧٤٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٩٠	٩٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان [illegible] المرحلة الثانوية العامة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: [illegible] نوشہرہ — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
٤٧٤٩	٥٧٨٣١	محمد علی	محمد رفیق	مانسہرہ	[illegible]	٥٠	٥١	٨٨	٨٣	٨٤	١٠٠	٤٥٦	جيد جداً	
٤٧٥٠	٥٧٨٣٢	محمد یحیی	نذر محمد	نوشہرہ	[illegible]	٧٥	٦٢	٨٦	٩٦	٧٢	٨٧	٤٧٨	ممتاز	
٤٧٥١	٥٧٨٣٣	محمد سعید	محمد شعیب	مانسہرہ	[illegible]	٧٠	٨٦	٨٦	١٠٠	٨٨	١٠٠	٥٣٠	،	
٤٧٥٢	٥٧٨٣٤	مقسط علی	قاسم علی	نوشہرہ	[illegible]	٦٠	٧٠	٨٠	٩٦	٧٨	٩٠	٤٧٤	جيد جداً	
٤٧٥٣	٥٧٨٣٥	محمد شفیع	محمد اسلم	،	[illegible]	٧٦	٧٦	٧٥	٨٠	٧٧	٨٣	٤٦٧	،	
٤٧٥٤	٥٧٨٣٦	عبد الحلیم	محمد عظیم	دیر	[illegible]	٧٠	٧٨	٩١	٩٤	٧٩	٩٣	٥٠٤	ممتاز	
٤٧٥٥	٥٧٨٣٧	عطاء الرحمن	فضل واحد	چارسدہ	[illegible]	٥٧	٨٠	٨٥	٨٧	٦٦	٨٥	٤٦٠	جيد جداً	
٤٧٥٦	٥٧٨٣٨	قریب اللہ	امیر دوست	مالاکنڈ	[illegible]	٦٥	٨٦	٩١	٩٠	٦٨	٩٧	٤٩٧	ممتاز	
٤٧٥٧	٥٧٨٣٩	حمید علی	ناصر علی	چارسدہ	[illegible]	٧٥	٧٥	٨٥	٩٩	٦٧	١٠٠	٥٠١	،	
٤٧٥٨	٥٧٨٤٠	امتیاز علی	عبد الغفور	مردان	[illegible]	٦٧	٨٢	٦٨	٨٩	٧٨	٨٨	٤٧٢	جيد جداً	
٤٧٥٩	٥٧٨٤١	فخر عالم	کاظم زیب	صوابی	[illegible]	٨٥	٨٢	٧٩	٩٧	٦٨	٩٨	٥٠٩	ممتاز	
٤٧٦٠	٥٧٨٤٢	سمیع اللہ	بروزی احمد	نوشہرہ	[illegible]	٥٠	٧٤	٤٥	٩٤	٦٣	٩٩	٤٢٥	جيد جداً	

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: [illegible] العنوان: [illegible]

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية							المجموع	التقدير	الكوائف
٤٧٦١	٥٧٨٤٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٥٩	٨٠	٦٠	٩٠	٤٠	٨٠	٤٠٩	جيد جدا	
٤٧٦٢	٥٧٨٤٤	محمد عارف	[illegible]	[illegible]	٦٠	٦٢	٥٠	٧٣	٣٤	٧٠	٣٤٩	جيد	
٤٧٦٣	٥٧٨٤٥	عابد محمود	[illegible]	[illegible]	٩٠	٨٥	٨٦	٩٩	٩٤	١٠٠	٥٥٤	ممتاز	
٤٧٦٤	٥٧٨٤٦	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٨٥	٨٢	٨٥	٩٤	٧٣	٨٦	٥٠٥	"	
٤٧٦٥	٥٧٨٤٧	[illegible]	[illegible]	"	٩٠	٨٠	٨٤	١٠٠	٩٤	٩٨	٥٤٦	"	
٤٧٦٦	٥٧٨٤٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٠	٨٥	٨٨	٩٧	٩٥	١٠٠	٥٣٥	"	
[illegible]	٥٧٨٤٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٤٠	٦٢	٤٧	٩٠	٨٤	٥٣	٣٧٦	جيد جدا	
[illegible]	٥٧٨٥٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٧٥	٧٦	٧٧	٥٠	٧٢	٥٢	٤٠٢	"	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان — المرحلة المتوسطة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية								المجموع	التقدير	الكوائف
٢٥٦٨	٣٣٥٢٨	سليمان شهزاد	حاجي شهزاد خان	درگئي	٩٧	٩٥	٩٠	٨٠	١٠٠	٧٣	٦٢	٥٣٥	ممتاز	
٢٥٦٩	٣٣٥٢٩	محمد سليمان	خدا محمد	پشاور	٨٨	٩٨	١٠٠	٩٦	٩٦	٧٣	٥٦	٥٥١	"	
٢٥٧٠	٣٣٥٣٠	محمد ابراهيم	حاجي زر محمد	نوشهره	٨١	٩٩	٩٢	٨٣	١٠٠	٨٤	٣١	٥٣٩	"	
٢٥٧١	٣٣٥٣١	محمد بلال	محمد سراج	پشاور	٩٦	١٠٠	١٠٠	٩٦	١٠٠	٨٣	٣٨	٥٧٥	"	
٢٥٧٢	٣٣٥٣٢	حميد الله	هدايت الله	باجوڑ ايجنسي	٩٧	٩٧	٨٥	٩٦	١٠٠	٧٥	٥١	٥٥٠	"	
٢٥٧٣	٣٣٥٣٣	محمد قاسم	محمد نسيم	نوشهره	٥٦	٩٢	٨٠	٨٥	١٠٠	٥٧	٣٤	٤٧٠	جيد جدا	
٢٥٧٤	٣٣٥٣٤	عبد الرزاق	مولانا روح الله	باجوڑ ايجنسي	١٠٠	٩٢	٩٠	٩٦	١٠٠	٥٨	٥٧	٥٣٦	ممتاز	
٢٥٧٥	٣٣٥٣٥	محمد سليمان	مشرف خان	نوشهره	٦٢	٧٦	٩٠	٩٢	٦٠	٥٨	٤٠	٤٣٨	جيد جدا	
٢٥٧٦	٣٣٥٣٦	رحمت الله	شاه ولي خان	پشاور	٩٩	١٠٠	٩٣	٩٣	٩٣	٨٤	٥٦	٥٦٢	ممتاز	
٢٥٧٧	٣٣٥٣٧	محمد يوسف	مولانا ميال محمد	كوهاٹ	٩٨	٨٥	٨٢	٩٣	١٠٠	٥٩	٥٦	٥١٧		
٢٥٧٨	٣٣٥٣٨	محمد زكريا	نجيب خان	پشاور	١٠٠	١٠٠	٨٢	٩٦	١٠٠	٨٢	٦٦	٥٦٠		
٢٥٧٩	٣٣٥٣٩	محمد هاشم الله	[illegible] خان	چارسده	٩٨	٧٠	٨٤	٩٦	٧٧	٨٩	٥٢	٥١٤	"	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ـــ ١٤٢١هـ / ٢٠٠٠م المرحلة المتوسطة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ

العنوان: پشاور نزد تحقیقی بورڈ

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الورقة الاولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة: كتاب اردو	الورقة الرابعة: معاشرتی علوم	الورقة الخامسة: رياضی	الاختبار الشفوي: قرآن مجيد	الورقة السادسة	المجموعة	التقدير	الكوائف
۵۸۰	۳۵۲۰	عبدالرحمن	فضل منان	پشاور	١٤٠٥ھ / ١٩٨٥ء	٧٦	٩٧	٨٥	٩٣	٦٩	٨٥	٢٥	٥٠٥	ممتاز	
۵۸۱	۳۵۲۱	سید اعزاز علی شاہ	سید فصیح الزمان	〃	١٤٠٧ھ / ١٩٨٧ء	٥٥	٩٤	٩٠	٩٣	١٠٠	٧٠	٦٠	٥٠٢	〃	
۵۸۲	۳۵۲۲	ضیاء اللہ خان	عرفان اللہ	چارسدہ	١٤٠٣ھ / ١٩٨٣ء	٨١	٩٦	٨٥	٩٣	٧٧	٨٠	٦٢	٥١٢	〃	
۵۸۳	۳۵۲۳	عبدالحق	اسلام ظہور	نوشہرہ	١٤٠٥ھ / ١٩٨٥ء	٨٨	١٠٠	٨٣	٩٣	٨٧	٩٢	٤٥	٥٢٣	〃	
۵۸۴	۳۵۲۴	عبداللہ	فضل منان	پشاور	١٤٠٤ھ / ١٩٨٤ء	٨٣	٩٦	٨٥	٩٣	١٠٠	٨٢	٤٥	٥٣٩	〃	
۵۸۵	۳۵۲۵	راحت علی	نیک محمد	〃	١٤٠٤ھ / ١٩٨٤ء	٩٩	٩٠	٩٣	٩٣	٩٧	٨٤	٥٩	٥٥٦	〃	
۵۸۶	۳۵۲۶	حذیفہ وصیف	وصیف الرحمن	اٹک	١٤٠٦ھ / ١٩٨٧ء	٩٠	٩٧	٨٥	٨٥	١٠٠	٩٥	٢٩	٥٥٢	〃	
۵۸۷	۳۵۲۷	فواد احمد	مشتاق احمد	صوابی	١٤٠٤ھ / ١٩٨٤ء	٨٥	٨٦	٩٦	٩٣	١٠٠	٩٤	٦٠	٥٥٦	〃	

توابل الادم
بنوں برانڈ ٹریڈ مارک معیار میں اعلیٰ
سولہ ١٦ اجزاء مجموعہ
بنوں
سالن مصالحہ
مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دارچینی، جلوتری، الائچی، انجوری، انار دانہ، تیز پتہ
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر
تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شافیاز خان
گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

نام ایک
مضامین مختلف

مسلسل اشاع...
باقاعدگی کے ...

جامعہ فاروقیہ کراچی سے چار زبانوں میں شائع ہونے ...

الفاروق

نمونے کی کاپی مفت ...

پاکستان کا واحد اسلامی رسالہ

"الفاروق" پاکستان کا واحد اسلامی رسالہ ہے جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے عربی، اردو، سندھی ...

الفاروق

ہر چار زبانوں کے قارئین کو دلچسپ، عام فہم اور متنوع موضوعات پر ... ... نی معلومات فراہم کر...

طرح جامعہ فاروقیہ کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ الفاروق کے نام سے چ... ... میں رسالے شائع ک...

ہر رسالے میں مضامین کا انتخاب جداگانہ، انداز یکساں اور موضوع ...

الفاروق عربی، اردو، سندھی اور انگریزی میں سے ایک الفاروق یقیناً آپ کے لیے بھی ہے۔
تو پھر اس مہینے سے باقاعدگی کے ساتھ الفاروق کو اپنے مطالعے میں رکھیے۔

سہ ماہی
الفاروق عربی
فی شمارہ =/17 روپے
سالانہ =/60 روپے
سالانہ زر اشتراک بیرونی ڈاک
بیرون ملک 15 ڈالر

ماہنامہ
الفاروق اردو
فی شمارہ =/13 روپے
سالانہ =/150 روپے
سالانہ زر اشتراک بیرونی ڈاک
ایشیا ...
یورپ، افریقہ ـــــ 20 امریکی ڈالر
جنوبی امریکہ ـــــ 22 امریکی ڈالر
شمالی امریکہ، آسٹریلیا ـــــ 27 امریکی ڈالر
... 32 امریکی ڈالر

ماہنامہ
الفاروق سندھی
فی شمارہ =/10 روپے
سالانہ =/110 روپے
(عام ڈاک سے)

ماہنامہ
الفاروق انگ...
فی شمارہ =/16
سالانہ =/70
سالانہ زر اشتراک بیر...
ایشیا ـــــ 20
یورپ، افریقہ ـــــ 24
جنوبی امریکہ ـــــ 22
شمالی امریکہ، آسٹریلیا ـــــ 27

رابطہ: پوسٹ بکس نمبر 11009، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی، پوسٹ کوڈ نمبر 75230، پاکستان فون: 4573436 فیکس ...